بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

018:سورۃ الکھف کی مختصر تفسیر (مقدمہ)

سورۃ الکھف کی مختصر تفسیر کے درس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم کررہے ہیں اور آج کی نشست میں مقدمے کے طور پر چند اہم باتیں کرتے ہیں:

1-ہم تفسیر کا درس کیوں پڑھنا چاہتے ہیں کوئی مقصد تو ہے ناوجہ تو ہے؟ یا تفسیر ہمیں کیوں پڑھنی چاہیے؟

2-مقدمے میں دوسری بات کہ مکی اور مدنی سورتوں میں کیا فرق ہے؟ کیا معنی ہے؟

3-اور تیسری بات کہ سورۃ الکھف کا مختصر سا تعارف اور چند فضیلتوں کو بیان کریں گے ان شاءاللہ۔

4-اور چوتھی بات یہ ہے کہ میرا طریقہ تفسیر میں کیا رہے گا۔

1-ہم تفسیر کیوں پڑھنا چاہتے ہیں؟

(۱) کیوں پڑھنا چاہتے ہیں تا کہ قرآن مجید پر عمل کرنے والے ہوں؟ نہیں! یہ بات نہیں ہے۔

(۲) سمجھنے کے لیے؟

(۳) یا صحیح سمجھنے کے لیے؟ یہ تین مختلف چیزیں ہیں۔

ہر مسلمان یہ کہتا ہے کہ وہ جو عمل کررہا ہے وہ قرآن مجید سے سیکھ کر کررہا ہے یہی کہتا ہے نا؟ اُس کی نماز اُس کا روزہ اُس کی زکٰوۃ اُس کا حج اُس کی تمام عبادات لیکن کیا وہ اپنے دعوے میں سچا ہے کہ نہیں؟

کیا متعین کرے گا ہمارے پاس کوئی ترازو ہے کہ نہیں؟

مختلف فرقے ہیں امت میں اور سب دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ قرآن اور سنت پر عمل کررہے ہیں لیکن پھر اختلاف کیوں ہے؟

ایک ہی قرآن ہے اور سنت بھی محفوظ ہے (ضعیف احادیث کے علاوہ جو محفوظ سنت ہے وہ تو معروف ہے)، صحابہ کا منہج بھی معروف ہے تو پھر اختلاف کیوں ہے وجہ کیا ہے؟

تو اصل مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم نے صرف عمل کرنا ہے قرآن مجید کی تفسیر کو پڑھ کر اصل مقصد کیا ہے اب چار چیزیں ہیں:

1- صحیح سمجھنا ہے اور صحیح کیسے سمجھا جاتا ہے یہ لازمی جاننا ہے صحیح عمل کرنا ہے اور یہ لازم اور ملزوم ہیں۔

اور بیچ میں ایک بات ضروری ہے وہ کیا ہے؟ میرے دل پر اس قرآن مجید کی صحیح سمجھ کا کیا اثر ہے، جو عبادت دل سے نہیں ہوتی اس میں کمی ہوتی ہے، جس عبادت میں کمی ہو تو پھر وہ عبادت عبادت نہیں ہوا کرتی اس میں نقص ہوتا ہے۔

تو صحیح سمجھنا ہے اور صحیح عمل کرنا ہے، جسم سے پہلے دل میں اُس کا اثر ہونا ہے تاکہ اُس کا حق ادا کیا جائے۔

2-دوسری بات اسی کے تعلق سے کہ جب ہم قرآن مجید کی تفسیر پڑھتے ہیں نا تو پانچ چیزیں چاہیں یا سات کر لیں آپ ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ جو پیغامات ہیں قرآن مجید کے اور جو سمجھ ہے اُس دور کے لوگوں نے جن کے زمانے میں یہ قرآن مجید نازل ہوا دو قسم کے لوگ تھے اہل ایمان یا اہل کفر تھے نا۔

(۱) اہل ایمان نے کیسے سمجھا ہے اُن کے لیے کیا پیغامات تھے انہوں نے اِن پیغامات کو کیسے لیا ہے، دلوں پر کیا اثر کیسے اثر ہوا ہے، اور عمل کیسے کیا ہے۔

(۲) اہل کفر نے اِن پیغامات کو کیسے لیا ہے، دل پر اُن کے کیا اثر ہوا ہے، اور پھر اُن کا انجام کیا ہوا ہے۔

انجام دونوں طرف دیکھیں کہ اہل ایمان کا پھر انجام کیا ہوا اور اہل کفر کا انجام کیا ہوا، آج تاریخ ہے ہمارے لیے نا آج ہم پڑھ رہے ہیں ہم اُن کی تاریخ بیان کر رہے ہیں کہ کیا ہوا۔

اور قرآن مجید میں یاد رکھیں اِن تمام چیزوں کی سیرت موجود ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، صحابہ کرام کا ذکر اور اُن کی سیرت اور بہت ہی اہم واقعات موجود ہیں، دشمنوں کا ذکر ہے بعض کا نام بھی قرآن مجید میں موجود ہے اور اُن کا انجام بھی بالکل واضح طریقے سے موجود ہے؛ تو دو قسم کے یہ لوگ ہوں گے۔

(۳) تیسرا، جو بعد میں آنے والے لوگ ہیں اہل ایمان۔

(۴) اور چوتھا ہے اہل کفر۔

اُن لوگوں نے کیسے سمجھا، دلوں پر کیا اثر ہوا، عمل کیسے کیا انجام کیا ہوا؛ اہل کفر کا بھی اسی طریقے سے جو مخالفین ہیں اہل کفر ہیں انہوں نے اِن پیغامات کو کیسے سمجھا یا نہیں سمجھا، عمل کیا کیسے کیا، ظاہر ہے عمل تو نہیں کرتے وہ اُن کا ردّ عمل کیا تھا اور اُن کے دل کیسے رہے دلوں پر اُن کے کیا اثر ہوا اور پھر انجام کیا ہوا۔

(۵) دور حاضر میں ہمارے زمانے میں لوگ کیسے سمجھ رہے ہیں اہل ایمان جو ہیں مسلمان جو ہیں، دلوں پر کیا اثر ہو رہا ہے پیغامات کو کیسے لے رہے ہیں، عمل کیسے کر رہے ہیں اور اُن کا انجام کیا ہو رہا ہے دنیا میں آخرت میں تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے وہ تو بعد کی بات ہے لیکن جو گزر چکے ہیں اُن کا انجام اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے قرآن مجید میں۔

اور اللہ تعالیٰ کا قانون ایک ہے بدلتا نہیں ہے جو انجام اہل ایمان کا اُس زمانے میں تھا آج بھی وہی ہوگا اگر وہی راستہ اختیار کریں گے ،اور جو انجام اہل کفر کا ہوا آج بھی وہی ہوگا اگر وہ اُن کا راستہ اپنائیں گے جو گزر چکے ہیں۔

(٦) اہل کفر دور حاضر میں قرآن مجید سے اُن کا کیسا تعلق ہے اور کیا ہے وہ کیا سمجھتے ہیں۔

(٧) میرے لیے قرآن مجید میں کیا پیغامات ہیں میں نے کیسے سمجھا ہے میرے دل پر کیا اثر ہے اور میں کیسے عمل کر رہا ہوں۔

یہ آپ کے بیک گراؤنڈ (Background) میں ہونا چاہیے کہ جب بھی آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں یا سمجھیں قرآن مجید کو تو یہ سات چیزیں آپ کے ذہن میں گردش کرنی چاہیئں ،اور سب سے آخر سب سے اہم پوائنٹ ہے کہ میں کس راستے پر چل رہا ہوں میرا راستہ کون سا ہے، میں قرآن کو کیسے سمجھ رہا ہوں میں عمل کیسے کر رہا ہوں اور یہ بہت ضروری ہے۔

3- دیکھیں ہم نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں حج بھی کرتے ہیں، والدین کا ہم احترام بھی کرتے ہیں، صلہ رحمی بھی کرتے ہیں، ہمارا عقیدہ بھی ہے الحمد للہ لیکن کیا میرا جو عقیدہ ہے وہ اسی بنیاد پر ہے اسی طریقے سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے چاہا ہے یا کوئی فرق ہے؟

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا چاہا ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۝۵﴾ [طه :5]؟

اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے اس آیت میں؟ کیا اس وقت میرا عقیدہ جو ہے اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق ہے یا مخالف ہے؟

کیا متعین کرے گا کہ مطابق ہے یا مخالف ہے؟ اس آیت کی سمجھ، تفسیر۔

4- جو میں نے تفسیر اس وقت تک ابھی تک کی ہوئی ہے کیا یہ تفسیر جو ہے یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور صحابہ نے اُس بہترین زمانے میں سمجھی تھی اور کی تھی یا اُس کے برعکس ہے یہاں کچھ اور ہے؟

سوال ہے نا کہ اصل مقصد تفسیر پڑھنے کا ہے کیا ہم یہ بات کر رہے ہیں اگر میرا مقصد یہ نہیں ہے تو پھر کیا فائدہ ہے وقت ضائع کرنے کا؟! کیا وقت ضائع ہوتا ہے؟! آپ نے جب غلط ہی سمجھنا ہے اپنی مرضی کرنی ہے تو پھر فائدہ کیا ہے پڑھنے کا؟!

اگر آپ کو صرف حروف پڑھنے کا اُجر چاہیے تو اُجر بھی اس کو ملتا ہے جو صحیح عقیدہ رکھتا ہے پتہ ہے؟ بعض لوگ صرف تلاوت کرتے ہیں بد عقیدگی میں ڈوبے ہوتے ہیں! یعنی جو سیدنا علی کو مشکل کشا سمجھتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں کیا ﴿الٓمّٓ﴾ کا اُن کو اُجر ملے گا پڑھنے کا؟! اور پھر اُجر بھی اُن کے لیے ہوتا ہے جن کا عقیدہ صحیح اور صاف ہے۔

تو اصل مقصد پڑھنے کا یہ ہے کہ جب میں یہ آیت پڑھتا ہوں ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾ تو میں نے کیا سمجھا ہے اللہ تعالیٰ کہاں پر ہے؟ اگر میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے تو الحمد للہ صحیح ہے۔

کیوں؟ کیونکہ یہی عقیدہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو سمجھایا، صحیح مسلم کی حدیث میں اس آیت کی تفسیر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے۔

اور الجاریہ کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا: ''أَيْنَ اللهُ؟''، کہتی ہیں ''فِي السَّمَاءِ'' (اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے) ''مَن أنَا؟'' (میں کون ہوں؟)، جواب دیتی ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ کہ ''أَعْتِقْهَا، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ'' (اسے آزاد کرو یہ مومنہ ہے)۔ تو ایمان کی اصل بنیاد کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے؟ ایمان کی وجہ کیا ہے کیوں مومنہ ہے یہ؟ کیونکہ عقیدہ صحیح ہے۔ عقیدہ کیا ہے؟ سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ "عرش پر ہے آسمانوں پر ہے"۔

اور عرش بھی آسمان پر ہے تو اللہ تعالیٰ ہر جگہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اگر میرا عقیدہ یہ ہے:

(۱) تو الحمد للہ اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے۔

(۲) اگر عقیدہ کچھ اور یہ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ قرآن کی تلاوت میں جو پڑھ رہا ہوں جو عمل کر رہا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی مراد سے ہٹ کر ہے کہ نہیں؟

تو اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ورنہ اس آیت کی تشریح حدیث نے کی ہے اور پھر صحابہ اور سلف سے کس سے ثابت ہے؟! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ مجھے ایک اثر دکھا دیں کسی صحابی سے جس نے کہا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے!

اور یہ سوال کہ کیسے موجود ہے یا کیسے عرش پر مستوی ہے اللہ تعالیٰ یہ سوال صحابہ نے کبھی کیا ہے؟! جب سوال نہیں کرتے تو مطلب کیا ہے کہ صحیح سمجھا ہے کہ نہیں؟ دیکھیں آپ کب پوچھتے ہیں جب نہیں سمجھتے نا؟

اب ریاضی کا استاد ہے یا سائنس کا استاد ہے آپ کو کچھ پڑھا رہا ہے آپ کو سمجھ نہیں آتی آپ کیا کرتے ہیں؟ فوراً آپ روکتے ہیں اور گزارش کرتے ہیں کہ مجھے یہ چیز سمجھ نہیں آئی آپ مجھے سمجھا دیں۔

اتنی کثرت سے ہزاروں کی تعداد میں آیات ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں پر ہے علو میں ہے بلندیوں پر ہے اللہ تعالیٰ ایک میں بھی صحابہ سے ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے پوچھا ہو سب سے عظیم معلم سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے اللہ تعالیٰ بلندی پر ہے؟! تو پھر اس میں سمت لازم نہیں آتی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی بات کیسے ممکن ہے؟! کیسے اللہ تعالیٰ ایک جگہ پر بھی ہے جگہ متعین ہوتی ہے سمت لازم آتی ہے وہ لازم آتا ہے یہ

ملزوم ہوتا ہے کبھی سوال کیا ہے ؟! تو یقیناً کیا معنی اُن لوگوں نے لیا؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۃ ص میں کہ میرے دو ہاتھ ہیں؛"اے ابلیس تُو نے آدم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو سجدہ کیوں نہیں کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا" [ص:75]؛ یہ آیت صحابہ نے سنی کہ نہیں؟ سنی ہے۔

کیا عقیدہ تھا اُن کا؟ کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں کہ نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے؟

کیا انہوں نے اس ہاتھ کا یہ پوچھا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اس ہاتھ سے مراد کیا ہے اللہ تعالیٰ کا معنی کیا ہے؟! کیا طاقت اور قدرت اور نعمت تو اس کا مطلب نہیں ہے؟! حقیقی ہاتھ تو مخلوق کے ہوتے ہیں یہ تو تشبیہ ہو جائے گی یہ تو کفریہ عقیدہ ہے کیسے ہم اس کو مان لیں؟! کوئی سوال کہیں پر ہے!

آپ اُٹھالیں تفاسیر کی ساری کتابیں اُٹھا کر دکھا دیں اہل سنت والجماعت کی کہاں پر ہے یہ سوال؟!

ورنہ پھر کیا لازم آتا ہے؟ تو سمجھتے نہیں تھے اس لیے پوچھا ہی نہیں تو پھر سمجھانے والا بھی نہیں سمجھا سکا (نعوذ باللہ)؛ یہی آتا ہے نا اور کیا ہے؟!

جب سمجھانے والے سب سے عظیم کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے فصاحت میں بلاغت میں بیان میں اور نصیحت میں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور انداز بیان بھی بڑا خوبصورت ہے الفاظ کا چناؤ بڑا آسان ہے جب یہ پیغام دیا صحابہ کو اُن میں سے کسی نے نہ تو اعتراض کیا نہ سوال کیا بلکہ من و عن سے تسلیم کیا ہے اور یہی اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہے اور یہی ایمان کا تقاضہ ہے کہ جو پیغام دیا جارہا ہے اُسے صحیح سمجھ کر اُس پر عمل کرنا ہے۔

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ [البقرة:43] نماز پڑھتے تھے نماز کیسے اُنہوں نے پڑھی؟ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ تو ایک جملہ ہے قرآن مجید میں اس کی تفسیر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا طریقہ۔

صحابہ نے آنکھوں سے دیکھا حدیث کی کتابوں میں اسے درج کر دیا گیا "کتاب الصلاۃ"۔

ہر حدیث کی کتاب کوئی کتاب اُٹھالیں "کتاب الصلاۃ" مکمل چیپٹر (Chapter) ہے جس میں احادیث کا یہاں تک کہ انگلی کا اشارہ بھی اُس میں موجود ہے، تکبیر تحریمہ سے پہلے سے لے کر سلام کے بعد تک کے سارے احکامات اس میں موجود ہیں طریقے موجود ہیں محفوظ ہیں اسے کہتے ہیں نماز نبوی۔

کیا﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ جب میں آیت پڑھتا ہوں اس کی تفسیر جو میں نے سیکھی ہے جو میں نے سمجھی ہے جس پر میں عمل کر رہا ہوں کیا وہ نماز نبوی کے مطابق ہے یا مخالف ہے؟

میں کیوں تفسیر پڑھنا چاہتا ہوں؟ تاکہ میری نماز نمازِ نبوی ہو جائے، میرا حج حجِ نبوی ہو جائے۔

میری زکوۃ، میرا روزہ، میرا جہاد، میرے اخلاق، میرے آداب کیسے ہوں؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''كَانَ خُلُقُهُ القُرآنَ'': اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کیا تھے؟ قرآن مجید تھے۔

کیا میرے اخلاق اس وقت ہمارے اخلاق قرآن مجید والے ہیں کہ نہیں ہیں اصل بات یہ ہے۔

پھر اپنا محاسبہ سب سے آخر میں جیسا میں نے کہا ہے یہ لازمی ہے، ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو آیت میں پڑھ رہا ہوں جس کی میں تفسیر کر رہا ہوں میں کتنا اُس پر عمل کر رہا ہوں کیا صحیح ہے یا نہیں ہے؟

کیا سلف کے مطابق ہے یا نہیں ہے؟ اسے کہتے ہیں منہج السلف کی پیروی کرنا اور یہی ہماری دعوت ہے اصل میں۔

2-دوسری بات مکی اور مدنی سورتوں میں فرق: اکثر میں آپ سنتے ہوں گے علماء جب تفسیر کی بات کرتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے یہ سورۃ مدنی ہے (اور سورہ الکھف بھی مکی سورۃ ہے جیسے میں ابھی بیان کروں گا ان شاءاللہ) تو اس کا مطلب کیا ہے؟

مکی سورۃ کا مطلب ہے کہ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اور مدنی سورۃ کا مطلب ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی۔

جگہ کا تعین نہیں ہو رہا کہ جو سورۃ مکہ میں نازل ہوئی وہ مکی ہے جو مدینے میں ہوئی وہ مدنی ہے ظاہر تو یہی نظر آتا ہے نا لیکن متعین کیا کرتا ہے؟ ہجرت۔ یعنی اگر کوئی سورۃ کوئی آیت ہجرت کے بعد مکہ میں نازل ہوئی ہے تو وہ سورۃ وہ آیت کون سی ہے؟ مدنی ہے (ہجرت کے بعد کی بات میں کر رہا ہوں)۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی تو مدنی ہے ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہوئی تو مکی ہے تو متعین کیا کرتا ہے؟ ہجرت سے پہلے یا ہجرت کے بعد۔

پھر فرق کیا ہے موضوع کے اعتبار سے دیکھیں کہ مکہ میں کیا حالت تھی مسلمانوں کی مدینہ میں کیا حالت تھی:

مکہ میں نماز تھی فرض تھی؟ بعد میں دسویں سال میں نماز فرض ہوئی؛ روزہ نہیں تھا، زکوۃ فرض نہیں تھی، حج نہیں تھا، بہت سارے احکام نہیں تھے۔ روزہ کون سا تھا جو رکھتے تھے؟ عاشوراء کا روزہ اور وہ بھی مدینہ میں آکر روزہ رکھنا شروع کیا مکہ میں تو خاص روزہ نہیں تھا۔ تو یہ احکام جو ہیں مدینہ میں آئے یعنی جو مکی آیات ہیں آیتیں چھوٹی ہوں گی مدینہ والی آیتیں لمبی ہوں گی کیونکہ سننے والے زیادہ تر مشرکین تھے بڑے بڑے پیغامات اُن کے لیے کام نہیں دیتے تھے، تو چھوٹا پیغام ہو مختصر ہو تاکہ وہ

سمجھ لیں۔ تو آپ نے دیکھا ہو گا مکی سورتوں میں مکی آیتیں چھوٹی ہیں پیغام بڑے سخت ہیں وعدا اور وعید، جزاء اور سزا کی باتیں زیادہ ہیں ایمانیات کی بات زیادہ ہے، آخرت پر ایمان اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں کا ذکر ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر ہے اُن کے قصے ہیں اُن کے انجام کیا ہوئے، اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اُن کے ساتھیوں نے کیسے زندگی گزاری کیسی تکلیفیں تھیں کیا مشققتیں تھیں پھر انجام کیا ہوا، اُن کے مخالفین اُن کے دشمن وہ کیسے رہتے تھے اُن کی حالت کیا تھی، کیسے غالب ہوتے تھے کیسے طاقت تھی پھر اُن کا انجام کیا ہوا۔

یہ ساری چیزیں آپ کو مکی سورتوں میں ملیں گی۔

مدنی سورتوں میں کیا ہو گا؟ ایمانیات کا ذکر بھی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ سے ابتداء ہوتی ہے اکثر تو ایمان ہمیشہ ہے تاکہ اصل بات کہ ایمان مضبوط ہو، اور پھر آیتیں لمبی ہوں گی کیونکہ اس میں بہت سارے احکامات ہیں۔

نماز کے احکامات ہیں، روزے کے ہیں، زکوۃ کے ہیں، طلاق کے ہیں، نکاح کے ہیں، سفر کی حالت ہے، یا اس کے علاوہ کوئی بیماری ہے اس کے کیا احکامات ہیں، پھر وراثت کے مسائل یہ سارے جو احکام وراثت وغیرہ کے ہیں آپ کو کہاں ملیں گے؟ مدنی سورتیں یا مدنی آیات میں۔ تو اس میں ہم نے جو دیکھنا ہے وہ کیا ہے؟ اور پھر حالت جو تھی مسلمانوں کی مکہ میں کیا حالت تھی؟ کمزوری کی حالت تھی ضعف کی حالت تھی اور کافروں کا دشمنوں کا ظلم تھا ستم تھا زیادتیاں تھیں، اُس وقت اُن کی کیا حالت تھی کیسے تھی اور اِن مکی آیات میں اُن کے لیے کیا پیغامات ہیں اور کیسے تسلی دی گئی اُن کو۔

قصص الانبیاء کیوں اکثر مکی سورتوں میں ہے وجہ کیا ہے؟ تاکہ یہ معاملہ جو آپ کے ساتھ اس وقت ہو رہا ہے یہ پہلے بھی ہو چکا ہے آپ پریشان نہ ہوں جیسا کہ مشکل وقت میں کوئی آکر نا آپ کو سینے سے لگا کر تسلی دیتا ہے؛ ایک بڑا آدمی آتا ہے کہتا ہے کہ پریشان نہ ہوں میں آپ کے ساتھ ہوں تو کتنی تسلی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ نہیں؟!

اسی طریقے سے یہ آیات ہیں جو مکی آیات ہیں جو مکی سورتیں ہیں جب صحابہ سنتے تھے مکہ کے وقت میں رہتے ہوئے یا اُس حالت میں کمزوری کی حالت میں اور تکلیف کی حالت میں آزمائشوں کی حالت میں تو ایسی تسلی ہو جاتی تھی اور دل ٹھنڈا ہو جاتا تھا وہ تکلیف درد بھی بھول جاتے تھے اور ختم ہو جاتا تھا؛ تو اس میں تسلی ہے۔

دوسری طرف مدینہ میں جو احکام ہیں اور جب پھر مسلمانوں کی طاقت ہوئی اور قوت ملی اور جہاد بھی پھر وہاں پر مشروع ہوا کہ جہاد کا طریقہ کیا ہے، پھر حالت بھی مضبوط ہوئی مومنوں کی (الحمد للہ)، پھر جنگیں بھی ہوئیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب بھی کیا ہے تو یہ حالت بھی یہ صورت بھی موجود تھی، پھر جہاد کے مرحلے کس طریقے سے آئے۔

یہ سارے مکی اور مدنی سورتوں میں اس تسلسل سے آپ کو پتہ چلے گا توان شاءاللہ اس کی بھی جب ہم تفسیر کریں گے اس کی بات بھی کریں گے۔

3- تیسری بات کہ میرا تفسیر کا جو طریقہ ہے میں کوشش کروں گا کہ مختصر رکھوں اور جو سب سے پہلے الفاظ اُن پر بات کروں گا میں اور کبھی کبھی کچھ الفاظ میں اگر کچھ مزید وضاحت کی ضرورت پڑے تو میں کروں گا اور کچھ الفاظ جو ہیں میں کبھی بعد میں بھی، یہاں پر چھوڑ کر آگے بھی کسی جگہ پر کیونکہ قرآن مجید مثانی ہے آیتیں جو ہیں ریپیٹ (Repeat) ہوتی ہیں تکرار ہوتا ہے اور بعض پیغامات اگر ہم دہراتے رہیں گے بہتر ہے انسان ویسے بھی زیادہ سمجھ لیتا ہے لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے میں اگر اس جگہ پر نہیں بیان کروں گا تو آگے ان شاءاللہ جاکر اس کی میں وضاحت کروں گا۔

اور پھر جملے پر جو اصل پیغام ہے اس آیت میں ہمارے لیے وہ کیا پیغام ہے، اور اگر کچھ اور فوائد ہوں گے توان شاءاللہ اس کا بھی ہم بیان کریں گے اور کوشش کروں گا کہ یہ جو تفاسیر عام طور پر ہیں "تفسیر ابن جریر الطبری، ابن کثیر، تفسیر السعدی، اور جو ماثور تفسیر ہے قرآن وسنت کی روشنی میں اور جو سلفی علماء ہیں ان کے اقوال سے ان شاءاللہ میں کوشش کروں گا کہ اسی منہج کی بنیاد پر بات ہو۔ اور جہاں پر ایمانیات کی بات ہے کوئی عقیدے کا مسئلہ آگیا ہے کوئی عقیدے کا اصول آگیا ہے یا اخلاقیات کی کوئی بات آگئی ہے یا کوئی فقہی مسئلہ بیچ میں آگیا ہے جس کی وضاحت کی ضرورت ہو توان شاءاللہ اس پر بھی بات کریں گے۔

4- چوتھے نمبر پر سورۃالکھف کے تعلق سے ان شاءاللہ ہم شروع کریں گے تفسیر آپ کو یہ ترجمے کا نسخہ دے دیا گیا ہے تو اس پر ان شاءاللہ ہم پڑھیں گے اور تفسیر کریں گے، اور سورۃالکھف کی جو آپ شروع میں دیکھیں کچھ فضیلتیں لکھی ہوئی ہیں کچھ نسخے صاف نہیں ہیں اس میں چند احادیث ہیں اس کی فضیلت میں۔

سب سے پہلے جو ہے صحیح بخاری میں امام بخاری باب باندھتے ہیں: "باب فضل سورة الكهف": سورۃالکھف کے لیے باب باندھتے ہیں، پھر سند بیان کرتے ہیں سیدنا البراء بن عازب تک سند کو لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک شخص سورۃالکھف پڑھ رہا تھا یعنی گھوڑے کے اصطبل میں اور گھوڑے وہاں پر بندھے ہوئے تھے تو سورۃالکھف کی تلاوت کرتے کرتے دیکھا کہ بدلی جیسی کوئی چیز سر پر آئی ہے جو قریب ہو رہی تھی اور جو گھوڑا تھا وہ سرکش ہونے لگا، صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے جاکر عرض کی کہ میں نے رات کو سورۃالکھف پڑھی تھی تو اس طریقے سے یہ معاملہ ہوا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ سکینت ہے جو قرآن مجید کی تلاوت سے اُتر آئی تھی اس وقت"۔

(متفق علیہ حدیث ہے صحیح بخاری کا یہ لفظ ہے)۔

اور دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: " جس نے سورۃ الکھف میں سے دس آیتیں'' حَفِظَ ''یعنی پڑھی ہیں سمجھی ہیں (یعنی صحیح سمجھ کر عمل بھی کیا ہے اور سورۃ الکھف کی جو پہلی دس آیات ہیں) تو دجال کے فتنے سے اسے بچالیا جائے گا"۔

اور مستدرک حاکم نے روایت کیا ہے: "کہ جس نے سورۃ الکھف کی تلاوت کی ہے جمعہ کے دن تو اُس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نور مہیا فرمائے گا جو روشن ہوتا رہے گا"۔(اسے علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)۔

ان کے علاوہ چند اور روایتیں ہیں لیکن یہ روایات جو ہے محفوظ اور معروف روایات ہیں۔

اور سورۃ الکھف کی تفسیر کوشش کریں گے کہ درس جو ہے وہ آدھے گھنٹے سے زیادہ نہ ہو میں ابتداء کرتا ہوں اور سورۃ الکھف کا مختصر تعارف کر لیتے ہیں تفسیر پھر اگلے درس میں ان شاءاللہ کریں گے۔

5- سورۃ الکھف کا مقدمے کا جو پانچواں حصہ ہے وہ یہ ہے کہ سورۃ الکھف کا مختصر تعارف:

(۱) سورۃ الکھف جو ہے یہ مکی سورۃ ہے اور اس کی 110 آیات ہیں۔

(۲) اور اس سورۃ میں چار بڑے قصے ہیں ایک ابتداء ہے سورۃ کی، پھر سورۃ کا خاتمہ ہے انتہا ہے (اور اس سورۃ کے اندر چار بڑے قصے ہیں اور ہر قصے سے پہلے ایک ابتداء ہے پھر اُس قصے کے بعد ایک اختتامی چند جملے ہیں) پھر اس طریقے سے ان چاروں قصوں کا جو بنیادی پیغام ہے اس کے تعلق سے چند اور پیغامات ہیں۔

اور اسباب نزول میں ایک روایت ہے جس کی بعض علماء تضعیف کرتے ہیں کیونکہ اُس میں ایک مجہول راوی ہے وہ یہ ہے کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں (کیونکہ زیادہ معروف اور مشہور ہے اس لیے اس کا ذکر کر لیتے ہیں میں ابھی اس اعتبار سے ذکر کر رہا ہوں ورنہ اگر اس کا ذکر نہ بھی کریں تو اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ ہے) کہ عام طور پر یہ مشرکین جو ہیں وہ جا کر پوچھتے ہیں یہودیوں سے کہ کچھ ایسے قصے ہمیں بتائیں جو آپ کی کتابوں میں ہیں تاکہ پتہ چلے ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آزما کر دیکھ لیں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ یعنی تم جا کر اُن سے پوچھو کہ واقعی یہ صحیح نبی ہیں یہ صحیح پیغامات ہیں کہ نہیں؟ تو ان میں سے اصحاب الکھف کا ذکر جو ہے اُن میں سے ایک ذکر ہے۔

پھر ذوالقرنین کا جو قصہ ہے جیسے آئے گا وہ بھی دیکھیں اُن کی کتابوں میں موجود ہے (تورات اور انجیل میں) اگرچہ وہ تحریف شدہ تھیں تو جب انہوں نے یہ سوالات کیے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اس عظیم سورۃ میں ان آیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

اور سورۃ الکھف کو سورۃ الکھف کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ اس میں اصحاب الکھف کا قصہ ہے اور کھف کہتے ہیں غار کو اور اصحاب الکھف (غار والے) چند جوان ہیں جو کافر معاشرے میں رہتے تھے، اُن کے گھر والے اُن کے رشتے دار اور اُن کا جو ماحول تھا کفریہ اور شرک والا ماحول تھا چند جوانوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور وہ اس ماحول سے کیسے اپنے آپ کو بچاتے ہیں کس طریقے سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کفر کی مصیبت سے اس بُرے معاشرے سے بچائے۔

تو اللہ نے کیسے اُن کو بچایا ہے کس طریقے سے وہ پھر غار میں رہے، پھر غار میں اُن کی کیا حالت تھی کس طریقے سے تھی، پھر تقریباً تین سو اور نو سال (309) اس غار میں رہتے ہیں، یہ ساری مدت اُن کے لیے کرامت تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہیں (سبحان اللہ)۔

یہ اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم ولی ہیں جو زیادہ عمر نہیں تھی جوانی کی عمر میں یہ اعزاز حاصل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ایمان کو اُن کے عمل صالح کو قبول فرمایا اور پھر اُن کو کیسے نجات دی اِن اہل کفر سے اور پھر ان کا قصہ کس طریقے سے محفوظ ہوا اور کس طریقے سے مختلف کتابوں میں اور کس طریقے سے یہ قصہ مشہور ہوا اور اس میں بہت ساری چیزیں شامل بھی کر دی گئیں (بہت ساری غلط چیزیں بھی شامل کر دی گئیں) یہی وجہ تھی کہ جب یہ قصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے جو واضح احکامات ہیں اس قصے میں آئے ہیں۔

اور اصل بات جیسے میں نے کہا ہے اس قصے میں اور دیگر قصوں میں قرآن مجید کی دیگر سورتوں اور آیات میں بھی اصل مقصد ہم دیکھیں گے بیک گراؤنڈ (Background) میں دو چیزیں ہونی چاہیئں کیا؟

(۱) ایک تو یہ جو پیغامات ہیں اُس وقت اُن لوگوں کے ساتھ جو قصہ ہوا وہ تو ہو گیا وہ ہم سمجھیں گے دیکھیں گے کیا ہے۔

(۲) پھر جس وقت یہ قرآن نازل ہوا (کس پر؟ صحابہ کرام پر) اُن کی حالت کیا تھی۔

یہ مکی سورۃ ہے مکہ میں تکلیف تھی اور وہی ظلم و ستم تھا کافروں کا، معاشرہ اُن کا اچھا نہیں تھا بڑا سختی کا ماحول تھا اُس ماحول میں جب یہ آیتیں صحابہ نے سنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتیں پڑھیں اُن کے سامنے پھر انہوں نے خود پڑھیں اور سمجھیں تو اُن کو کیسے تسلی ہوئی اور کس طریقے سے اس ظلم و ستم سے اُن کی جو ہے یعنی حوصلہ افزائی ہوئی اور کیسے یعنی جیسے ایک مرہم پٹی ہوتی ہے نادر د تکلیف میں زخموں پر تو جب مرہم پٹی ہو جاتی ہے اور درد اور تکلیف بالکل کم ہو جاتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے وہی

طریقہ تھا آپ دیکھیں گے کہ کس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے اتنے خوبصورت پیغام بیان فرمائے ہیں اصحاب الکھف کا جب قصہ بیان کیا ہے کہ کیسے لوگ تھے کیسے جوان تھے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر جوان ہی تھے کیونکہ بزرگ تو انکار کر چکے تھے تو وہی جوان تھے ملتا جلتا قصہ ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے اُن کو ثابت قدمی دی ہے کیسے اللہ تعالیٰ کے اولیاء ثابت ہوئے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں تھوڑے سے وقت کی دیر ہے تھوڑا سا اور صبر کر لیں۔

جب سیدنا عمار بن یاسر کو اور آل یاسر سب کو کس طریقے سے سولی پر چڑھایا گیا کوڑے مارے گئے سیدہ سمیہ کو سیدنا عمار کی والدہ کو کیسے قتل کیا گیا شہید کر دیا گیا بے دردی سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے لیکن ہاتھ اٹھانے کا حکم نہیں تھا:

﴿كُفُّوٓا أَيْدِيَكُمْ﴾ [النساء:77] کا مرحلہ تھا یعنی اُس وقت جہاد فرض نہیں ہوا آپ نے اپنے ہاتھ روکنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے؟ دعا کرتے تھے: "صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ"۔

جب یہ آیتیں اور ایسی سورتیں جو مکی آیات ہیں جن میں تسلی ہیں جن میں خوشخبریاں ہیں جن میں خیر ہے جن میں برکت ہے جن میں ثابت قدمی کا پورا یعنی ایک مادّہ موجود ہے اگر آپ سنیں گے تو تسلی ہوگی ثابت قدمی ہوگی کہ آپ ہلیں نہیں آپ صبر کریں انجام اچھا ہونے والا ہے یہ کفر ہمیشہ نہیں رہے گا یہ ظلم و ستم ہمیشہ نہیں گا وقت کی بات ہے آنے والے وقت میں آپ سرخرو ہوں گے کامیاب ہوں گے۔ اور وہی ہوا کہ نہ ہوا؟!

تیرہ سال کے بعد مدینہ میں ہجرت ہوتی ہے پھر مدینہ میں اللہ تعالیٰ اُن کو کس طریقے سے تقویت عطا فرماتا ہے، ایمان کی مضبوطی کے ساتھ دنیا کی طاقت اور اسلحے کی طاقت بھی آتی ہے اور پھر کامیابی اور فتح بھی ہوتی ہے۔

جنگ بدر میں کامیابی جنگ اُحد کا جو آخری اصل نچوڑ ہے اور جو انجام ہے وہ بھی کامیابی ہے کیونکہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتمے کے لیے (ختم کرنے کے لیے) وہ تو نہ ہو سکا نقصان ہوا ستّر صحابہ شہید ہوئے سیدنا حمزہ کو شہید کر دیا گیا لیکن اصل کامیابی اُن کو نہ مل سکی کامیابی پھر بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی تھی۔

اسی طریقے سے جنگ اُحزاب میں دیکھیں کامیاب، جنگ بنی قریظہ میں اور جنگ خیبر ان تمام جنگوں میں دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسے کامیابی دی ہے تو وقت کی بات ہوتی ہے۔

صحابہ نے یہ نہیں دیکھا تھا جنگ بدر ہونے والی ہے جب مکہ میں تھے اُن کو پتہ تھا کیا ہونے والا ہے؟! (سبحان اللہ)، جنگ بدر کا دن بھی تین سو تیرہ (313) کی تعداد اور ایک ہزار (1000) کا مقابلہ تو نہیں تھا جنگ کے لیے تیار ہی نہیں تھے لیکن (سبحان اللہ

) مکی آیات میں اللہ تعالیٰ نے تسلی دی ہے، سورۃ الکھف میں بھی ان آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے تسلی دی ہے کہ ثابت قدم آپ رہیں اور ان شاء اللہ انجام جو ہے اہل ایمان کا اہل حق کا جو ہے ہمیشہ اچھا ہوتا ہے اور اہل باطل اہل کفر جو ہیں ان کا بُرا انجام ہوتا آپ نے صبر کرنا ہے ثابت قدمی کی دعا کرتے رہنا ہے۔

اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب مدد آتی ہے اور آسانی آتی ہے تو پھر دنیا کا جو ایک نظام ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے کرامت میں کیا ہوتا ہے؟ نبی کا معجزہ ہوتا ہے اور اللہ کے اولیاء کی کرامتیں ہوتی ہیں ایسی چیزیں جو عقل کو حیران کر دیتی ہیں جو معمول کے مخالف ہوں مطابق نہ ہوں۔

اب 300 سال اور 9 دن زیادہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نیند دے دی سوتے رہے اب ایسے سونا کہ بغیر کھائے پیے جسم کیسے رہ سکتا ہے؟!

اور جسم کو اگر ہم حرکت نہ دیں ایک طرف تو کیسے حرکت کرتا ہے؟!

اور پھر کوئی اُن تک پہنچا کیوں نہیں؟!

کیسے یعنی 300 سال تک بالکل مخفی رہے غار میں کوئی وہاں تک پہنچ نہ سکا؟!

اُن کی حالت کیا تھی کیسی تھی اور سردی گرمی میں کیسے رہتے تھے؟! کیسی جگہ تھی وہ؟!

پھر اہل الکھف اور اہل الرقیم اُن کا نام تختی پر کس طریقے سے پھر آخر میں کیا ہوا؟!

ان شاء اللہ اگلے درس میں اس پر بات کریں گے، یہ چند اہم باتیں تھیں مقدمے میں تاکہ ہم جب آئیں درس کو سننے کے لیے تو ہم پہلے سے تیار ہوں۔

کیا تیاری کرنی ہے؟ یہ سات چیزیں نہ بھولیں، کون سی سات چیزیں:

(۱) اُس زمانے کے جو صحابہ تھے کیسے سنتے تھے اُن پر کیا اثر ہوا؟

(۲) سورۃ الکھف کی آیات جب انہوں نے سنیں تو کیسے اُن کو تسلی ملی؟

(۳) اہل کفر پر کیا گزری جب یہ آیتیں سنتے تھے؟

(۴) بعد میں آنے والے لوگوں نے اس پر عمل کیا ہے کہ نہیں کیا ہے؟

(۵) ہمارے دور حاضر میں کیا ہو رہا ہے دونوں طرف؟

(۶) اور پھر میں نے اس سے کیا پیغام حاصل کرنا ہے؟

(۷)اور مجھ پر یہ آیات کیا اثر کر رہی ہیں میں ہر جمعہ یہ سورۃ پڑھتا ہوں؟

سب پڑھتے ہیں (الحمد للہ)؛ ہر جمعہ میں جب یہ پڑھتا ہوں کیا میرے دل کی حالت وہی ہوتی ہے جو ہونی چاہیے؟

کیا میں نے وہی پیغام اس سورۃ سے لیے ہیں جو لینے چاہیئں؟

کیا میرا عمل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ مجھ سے چاہتا ہے یا کچھ اور ہے؟

اگر ہے تو ثابت قدمی کی دعا کریں نا مزید توفیق کی دعا کریں اگر نہیں ہے ابھی وقت ہے نا توبہ کا بدلنے کا کہ نہیں ہے؟!

وقت ہمیشہ رہتا ہے جب تک سانسیں جاری ہیں توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب سانسیں رُکنے کو آئیں گی اور موت یہاں حلقوم تک پہنچے گی تب دروازہ بند ہو گا توبہ کا تو اس لیے دونوں طرف کہ آپ اچھا عمل کر رہے ہیں شرعی عقیدہ ہے صحیح منہج ہے صحیح آپ کی عبادات ہیں (الحمد للہ) اللہ کا شکر کریں۔

اور شکر کیا تقاضہ کرتا ہے؟ کہ ہم ثابت قدم رہیں اور عمل کرتے رہیں اور ربّ سے دعا بھی کرتے رہیں ثابت قدمی کی، اور اگر نہیں ہے تو ابھی وقت ہے توبہ کا استغفار کا اپنے آپ کو درست کرنے کا (اللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس 0-018: سورۃ الکھف کی مختصر تفسیر - مقدمہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio